# مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے لوگوں کو سلام کرنا کیسا؟

**مجیب:** مولانا آصف صاحب زید مجدہ

**مصدق:** مفتی ہاشم صاحب مدظلہ العالی

**فتوی نمبر:** Lar-10316

**تاریخ اجراء:** 19 جمادی الاولی 1442ھ / 04 جنوری 2021ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض مساجد میں یہ دیکھا گیا ہے کہ نماز کے لیے باہر سے آنے والے لوگ پہلے سے مسجد میں جمع نمازیوں کو جو جماعت کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں، ان کو بلند آواز سے سلام کرتے ہیں، اس وقت بعض لوگ قرآن پاک پڑھ رہے ہوتے ہیں، بعض دیگر ذکر و اذکار میں مشغول ہوتے ہیں۔ شرعی رہنمائی درکار ہے کہ اس موقع پر سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟ نیز اگر کسی نے سلام کر دیا تو کیا وہاں موجود لوگوں پر جواب دینا واجب ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جو لوگ مسجد میں انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں، قرآن یا دیگر ذکر و اذکار وغیرہ میں مشغول ہوں، انہیں سلام نہیں کرنا چاہیے کہ یہ سلام کا وقت نہیں، نیز کسی نے ان افراد کو سلام کیا تو ان پر جواب دینا لازم نہیں، ان کو اختیار ہے جواب دیں یا نہ دیں۔

انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرنے کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے: "السلام تحیۃ الزائرین، والذین جلسوا في المسجد للقراءۃ والتسبیح أو لانتظار الصلاۃ ما جلسوا فیہ لدخول الزائرین علیھم فلیس ھذا أوان السلام فلا یسلم علیھم، ولھذا قالوا: لو سلم علیھم الداخل وسعھم أن لا یجیبوہ، کذا في القنیۃ" ترجمہ: سلام زائرین کی تحیت ہے اور وہ لوگ جو مسجد میں تلاوتِ قرآن، تسبیح و اذکار میں مشغول ہیں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہیں، وہ اس لیے مسجد میں نہیں بیٹھے کہ زائرین ان سے ملاقات کریں، تو یہ سلام کا وقت نہیں ہے، لہذا ان کو سلام نہ کیا جائے، اسی سبب فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام فرماتے ہیں: اگر کوئی آنے

والا شخص ان (ذکر و اذکار میں مشغول یا نماز کا انتظار کرنے والوں) کو سلام کرے تو ان کو اختیار ہے کہ وہ اس کو جواب نہ دیں۔(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، جلد5، صفحه325، بيروت)

فتاوی رضویہ میں ہے:"جو اذان یا تلاوت یا کسی ذکر میں مشغول ہو، اسے سلام نہ کرے۔"(فتاوی رضویه، جلد22، صفحه378، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے:"سلام اس لیے ہے کہ ملاقات کرنے کو جو شخص آئے وہ سلام کرے کہ زائر اور ملاقات کرنے والے کی یہ تحیت ہے۔ لہٰذا جو شخص مسجد میں آیا اور حاضرینِ مسجد تلاوت قرآن و تسبیح و درود میں مشغول ہیں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہیں تو سلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔ اسی واسطے فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ ان کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔ کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے، تو اس کو سلام نہ کرے۔ اسی طرح اذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سُن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے، مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں، آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے، سلام نہ کرے۔"(بهار شریعت، جلد3، صفحه462، مكتبة المدينه، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم